وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ (القرآن)

الْاَنْبِيَآءُ أَحْيَآءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ (الحدیث)

# حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# اور

# مذاہب اربع

تالیف:


حضرت مولانا مفتی احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاسْئَلُوْٓا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

# حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

# اور

# مذاہب اربع

تالیف

احقر احمد سعید عفی عنہ

مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا
سرپرست بزم قاسمی سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## (حرفِ چند)

## مولانا مفتی احمد سعید رحمہ اللہ سرگودھا

جامعہ سراج العلوم سرگودھا کے مفتی اور استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد سعید سرگودھوی رحمہ اللہ نامور عالم دین، فقیہ اور معقولی عالم تھے۔ آپ نے ۱۹۸۱ء میں رسالہ لکھا۔ اس کا نام ''حیات النبی ﷺ اور مذاہب اربع'' رکھا۔ اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

’’نحمد اللہ حمدا یقربنا الی مرضاتہ و کرامتہ۔ و نصلی علی حبیبہ خاتم المرسلین و انبیائہ۔ صلوۃ تبلغنا الی محبۃ الرسول و شفاعتہ۔ الذی احیاہ اللہ بعد وفاتہ۔ و اجمعت الامۃ علی حیاتہ بعد مماتہ۔ و علی آلہ و اصحابہ و اولیائہ بعد الحمد و الصلوۃ‘‘

دنیا کی تمام سچائیوں اور یقینیوں سے بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ تقدیر اس قدر عجلت سے کام کرتی ہے کہ تدبیر کو علم تک نہیں ہوسکتا ہے اور اگر علم ہو بھی تو تدبیر انسانی، تقدیر الٰہی کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتی ہے خواہشات کی دنیا نے انسان پر غفلت و مدہوشی کا افسوں پھونکا اور جو رہ بر تھے وہ راہ بُر بن گئے۔ لمعۂ رحمانی نے بارہا صراط مستقیم کی راہ بتائی۔ مگر افسوس کہ غفلت کی نیند بھی بڑی سخت تھی اور پشت غفلت کسی سخت تازیانے کی منتظر تھی۔ قانون قدرت بھی عجیب ہے۔ کوئی پکارتا ہے اور دروازہ نہیں کھلتا اور کوئی بھاگتا ہے مگر اس پر کمند پھینکے جاتے ہیں۔ سچ ہے کتنے ہی کفر ہیں جو وسیلۂ ایمان ہوئے اور کتنے ایمان ہیں جن کا خاتمہ کفر پر ہوا۔ حضرت رحمۃ اللعالمین ﷺ اپنے چچا کو دعوت دیتے ہیں۔ مگر ادھر سے ’’انک لاتھدی من احببت‘‘ کی آیت نازل ہوتی ہے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا خیال لے کر گھر سے نکلے اور کس قدر نعمت عظمٰی سے نوازے گئے۔ بے شک کہیں لطف کرم نوازی ہے اور کہیں کمال بے نیازی ۔

طفیاں ناز بیں کہ جگر گوشۂ خلیلؑ ۔۔۔۔ سر زیر تیغ داد شہیدش نمی کنند

جاذبہ توفیق الٰہی اگر دست گیر ہو تو موانع، وسائل بن جاتے ہیں اور محرومان قسمت کے لئے بہتر سے بہتر وسائل بھی موانع و مہالک ہو جاتے ہیں۔

نیرنگی زمانہ اور ابلیس القرین کی کارستانی دیکھیئے کہ بے ادبی کو ادب کر دکھایا اور گستاخی کو اطاعت گزاری کا رنگ دیا اور دربار رسالت میں سوء ادبی کا نام کمال توحید رکھا طبیعتیں ٹیڑھی ہوئیں اور دماغ کج اور قاعدہ یہ ’’پائے کج راموزہ بایست کج۔‘‘ قلب سلیم جب کہ قلب سقیم ہو تو مزاج کے مطابق قند کی شیرینی میں بھی حنظل کی کڑواہٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ علماء امت نے خصائص نبوت میں ضخیم کتابیں تحریر کیں اور مشکور و ماجور ہوئے اور حتزلہ لوگ شب و روز کی سوچ بچار کر کے خصائص کو نقائص سے بدلنے کی سعی ناتمام کر کے مجبور و مقہور ہوئے اور آیۃ کریمہ ’’اتجعلون رزقکم انکم تکذبون‘‘ (واقعہ: ۸۲) کا مصداق ہوئے۔ ولنعم ما قیل ۔

قسمت ہر کس بود چیزے دگر ۔۔۔۔ کر گساں را مردہ طوطی را شکر

ادب اسلامی کی یہ انتہائی نزاکت ہے کہ دربار رسالت میں ایسے الفاظ کے استعمال کی اجازت بھی نہیں جو عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں۔ اسی لئے محض اسم مبارک سے پکارنا منع کیا گیا۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ آواز کی بلندی کو حبط اعمال کا سبب بنایا گیا۔ تو اب کوئی مسلم کسی استعارہ یا مجاز کی تاویل میں بھی ایسی تعبیر کو اختیار نہیں کرسکتا۔ جس میں سوء ادب کا احتمال ہو۔ دل و دماغ تک معانی کا انعکاس الفاظ سے بھی ہوتا ہے۔ تو اگر تعبیر میں غفلت برتی گئی اور وہ بڑھتی گئی تو ایک دن یہ جسارت جہالت تک ضرور پہنچے گی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ وقتی خوش مذاقی دائمی بدمذاقی بن کر رہے گی۔ تو پھر یہی کہا جائے گا ۔

اب کیا رہا کہ جس پہ رقیبوں کا ڈر کریں

مشاہدہ ہے کہ ایسے گستاخ لوگ بالآخر قادیانی ہوکر مرتے ہیں۔(والعیاذ باللہ)

مسئلہ حیات انبیاء: بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔جس مسئلہ پر تمام علماء محدثین وفقہاء ومفسرین اور چاروں اماموں کے مقلدین بلکہ علماء اہل ظواہر غیر مقلدین بھی متفق ہوں تو اس مسئلہ میں ایک جدید طریق اختیار کرنا تحقیق نہیں بلکہ علماء امت پر تضحیک ہے۔خدمت اسلام نہیں تذلیل اہل ایمان ہے۔اگر جمہور سلف صالحین پر اعتماد نہیں۔تو دین تمہارا خانہ زاد نہیں۔مگر ؎

ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

عامۃ المسلمین میں سے بھی کوئی شخص اس قول کو درخور اعتناء خیال نہیں کرے گا کہ چودہ سو سال کے علماء، صلحاء، اتقیاء کے عقیدہ پر بے اعتمادی کی جائے اور اپنے افکار کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے ربقہ تقلید اتار پھینکا جائے اور سادہ لوح مسلمانوں کو قرآن کی ان آیات سے فریب دیا جائے جن میں وفات دنیاوی کا ذکر ہے جو متفق علیہ ہے اور زیر بحث مسئلہ حیات بعداز وفات کا ہے جس کی تفصیل سے قرآن ساکت ہے اور احادیث مثبت ہیں اور قرآنی اشارات حیات برزخی کے متعلق موجود ہیں۔''قال العارف الشیرازی''

خافظا مے خور درندی کن وخوش باش ولے دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

قبل ازیں ایک رسالہ بنام (علماء دیوبند اور حیات النبی ﷺ) ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں۔جس میں واضح کر دیا گیا تھا کہ اکابر دیوبند قاطبۃً حیات انبیاء بعد الممات کے قائل ہیں۔اب ایک رسالہ پیش خدمت کر رہا ہوں جس میں مذاہب اربعہ بلکہ علماء غیر مقلدین کے اقوال بھی منقول ہوں گے تاکہ عقیدہ حیات النبی اظہر من الشمس ہوجائے اور واضح ہوجائے کہ اہل سنت والجماعت کے تمام فرقے من اولھم الی آخرھم حیات النبی ﷺ کے قائل ہیں اور خلاف صرف فرقہ معتزلہ نے کیا ہے۔ ورنہ تو مذہب حنفی، مذہب مالکی، مذہب شافعی، مذہب حنبلی اور مذہب اہل الظواہر تمام کے تمام حیات انبیاء علیہم السلام پر متفق ہیں۔

بالخصوص حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحقیق حقیق بالقبول ہے کہ منکرین حیات امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو امام اعظم ؒ گردانتے ہیں۔مگر نفس پرستی کی حد ہوگئی اور اعجاب بالرائ کی انتہاء کہ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی جو قول اپنے نظریہ کے خلاف نظر آیا تو اسے نہایت آسانی سے ٹھکرا دیا۔العیاذ باللہ!

پہلے حضرات حنابلہ کے حوالہ جات سپرد قلم ہیں اور ان میں اول درجہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو دیا گیا ہے کہ وہ فریقین کے ہاں مسلمہ حیثیت رکھتے ہیں۔اردو خوان حضرات کے لئے خلاصہ ترجمہ اردو میں تحریر ہے۔تاکہ مقصد تک پہنچنا سہل ہو اور مطلب کا سمجھنا آسان۔باللہ التوفیق!

## نقول علماء کرام مذہب حنبلی

الامام الحافظ شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ الحنبلی رحمہ اللہ کا کمال باہر اور فضل ظاہر محتاج بیاں نہیں۔بالخصوص ردّ بدعات اور احیاء سنت کے بارے ان کے مزاج اسلامی میں اس قدر شدت تھی کہ ایک معمولی بات جو ثابت عن السلف نہ ہو تو فوراً اس پر بدعت کا فتویٰ صادر فرمادیتے تھے۔مگر بایں شدت وصلابت حیات النبی ﷺ کا کس قدر صراحت ووضاحت سے اقرار کر رہے ہیں جس کو آج کے دور کے جاہل واعظ بدعت تو کیا شرک بھی کہہ رہے ہیں اور وہ قامع البدعات، ماحی شرک امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جو ہر ادنی بات کو بدعت فرمادیتے تھے

جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہ ہو تو کیا یہاں چوک گئے یا بھول گئے اور بھولتے ہی گئے کہ متعدد رسالوں میں حیات النبی ﷺ کا اقرار کرتے گئے۔ ''نعوذ باللہ من الحور بعد الکور و نعوذ باللہ من علم لا ینفع''

''قال فی رسالتہ ''مناسک الحج فی فصل دخول المدینۃ المنورۃ'' ثم یسلم علی النبی ﷺ و صاحبیہ فانہ قد قال ما من رجل یسلم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی حتی اردّ علیہ السلام۔ رواہ ابو داؤد وغیرہ۔ وقال اکثروا علیّ من الصلوۃ یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ فان صلوتکم معروضۃ علیّ فقالوا کیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت ای بلیت۔ قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ فاخبر انہ یسمع الصلوۃ والسلام من القریب وانہ یبلغ ذالک من البعید'' (الکلام فی مناسک الحج ص ۳۹۰،۳۹۱)

مدینہ منورہ میں داخلہ کے بعد حضور اقدس ﷺ کے روضہ پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جو شخص سلام کہے۔ اللہ تعالیٰ میرا روح لوٹاتے ہیں کہ میں اس کا جواب دوں اور فرمایا جمعہ کے روز و شب میں مجھ پر صلوۃ و سلام کی کثرت کرنا کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یہ پیشی کس طرح ہوگی۔ جب کہ آپ کا جسد مبارک بوسیدہ ہو جائے گا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر اجساد انبیاء حرام کر دیئے ہیں۔ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر دی کہ صلوۃ و سلام قریب سے خود سنتے ہیں اور دور سے آپ کو بذریعہ فرشتہ پہنچایا جاتا ہے۔

رسالہ'' زیارۃ القبور'' میں فرماتے ہیں:''واما زیارۃ القبور المشروعۃ فھو ان یسلم علی المیت ویدعو لہ بمنزلۃ الصلوۃ علی جنازتہ کما کان النبی ﷺ یعلم اصحابہ اذا زاروا القبور ان یقولوا السلام علیکم اھل دیار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ اللھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم وروی عن النبی ﷺ انہ قال ما من رجل یمر بقبر رجل کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا رد اللہ علیہ روحہ حتی یرد علیہ السلام'' (زیارۃ القبور ص ۱۰۶)

زیارۃ قبور کا شرعی طریق یہ ہے کہ میت کو سلام کہا جائے اور اس کے حق میں دعا کی جائے۔ جیسے نماز جنازہ میں دعا ہی مقصود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو یہی تعلیم فرمائی کہ مزار پر جا کر میت کو سلام کہو اور اپنے لئے اور میت کے واسطے دعائے مغفرت کرو اور اللہ کی رحمت طلب کرو۔ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قبر پر انسان گذرے کہ دنیا میں اس میت کو جانتا ہو اور سلام کہے تو اللہ تعالیٰ میت کی روح کو لوٹاتے ہیں کہ وہ اس کے سلام کا جواب دے۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بوقت سلام ہر میت میں حیات کو حدیث سے ثابت فرما رہے ہیں۔ تو کیا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا روح اطہر بوقت سلام امت نہیں لوٹایا جائے گا اور پھر چونکہ حضور ﷺ پر دائماً صلوۃ و سلام پڑھا جا رہا ہے۔ کوئی لمحہ بھی درود سے خالی نہیں ہے تو روح مبارک جب لوٹایا گیا پھر واپس نہیں ہوا۔ بلکہ دائمی تعلق لے کے روح مبارک لوٹا۔ اسی لئے حضرات محدثین نے اس حدیث سے دائمی طور پر حیات ثابت کی ہے کہ نہ سلام میں وقفہ اور نہ روح مبارک کو تعلق منقطع کرنے کی فرصت۔ فالحمدللہ!

رسالہ'' العبادات الشرعیہ'' میں قبور انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرماتے ہیں'' ان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم مساجد فلا تتخذوا القبور مساجد فانی انھاکم عن ذالک۔ فھذہ النصوص الصریحۃ توجب تحریم اتخاذ قبورھم مساجد مع انھم مدفون فیھا وھم احیاء فی قبورھم ویستحب ایتان قبورھم للسلام علیھم '' جو لوگ تم سے قبل تھے وہ انبیاء کی قبور کو مساجد بناتے تھے تم ایسا نہ کرنا میں تمہیں اس کام سے منع کر رہا ہوں۔

پھر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ تو یہ نصوص صریحہ ہیں کہ قبور انبیاء کو مساجد بنانا حرام ہے حالانکہ وہ ان میں مدفون ہیں اور وہ ان میں زندہ بھی ہیں اور ان کی قبور پر جانا مستحب ہے تا کہ سلام پڑھا جائے۔ (العبادات الشرعیہ ص ۹۷)

ناظرین کرام پر مخفی نہ رہے کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اس عبارت سے تین مسائل واضح ہو گئے۔

۱...... انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

۲...... جن کو دفن کیا جائے ان کی قبر یہی حفرہ ارضی ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ قبور انبیاء پر صلوۃ وسلام کے لئے جانا مستحب فرما رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ قبور پر جانا زمین پر ہی ہوگا نہ کہ اعلیٰ علیین پر۔

۳...... حضور علیہ السلام کے روضہ اقدس پر حاضری کے وقت آپ کی قبر پر حاضر ہو کر صلوۃ وسلام پڑھنے کی نیت کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ جو حضرات ''لاتشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد'' سے روضہ انور کی زیارت کی نیت کو حرام کہتے ہیں وہ سراسر غلط قول ہے۔ حدیث میں تو مساجد میں سے صرف تین مساجد کا شان بیان کرنا مقصود تھا نہ کہ تمام سفروں کی ممانعت کرنی۔ ورنہ تو جہاد، طالب علم، کسب حلال، ملاقات والدین، وغیرہ سفر حرام گردانتے ہوں گے۔ اس لئے علماء محدثین نے نص فرمائی ہے کہ مستثنیٰ منہ لفظ مسجد ہی ہے۔ یعنی ''لاتشد الرحال الی مسجد من المساجد الا الی ثلاثة مساجد۔''

دیکھئے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کئی رسائل میں شد الرحال الی غیر ھذہ المساجد کو منع فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کے سفر کو مستحب فرمایا ہے۔ خوف تطویل مانع ہے ورنہ اس حدیث کی پوری تحقیق ہدیہ ناظرین کرتا اور خود حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا حوالہ پیش خدمت کرتا کہ یہ حکم مخصوص بالمساجد ہے۔

## العلامة الفهامة الشيخ عبد القادر المكي الحنبلي المتوفى ۹۸۲ھ

''ملاحظا انه ﷺ حي كسائر الانبياء في قبره يراه ويجيب له من الاحترام ماله قبل موته و منه عدم رفع الصوت بحضرته فانه ﷺ يسمعه وان اسر ويراه وان بعد'' (حسن التوسل فی زیارۃ افضل الرسل ص ۱۱۳)

بوقت حاضری روضہ منورہ یہ تصور ہو کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف میں تمام انبیاء علیہم السلام کی مانند زندہ ہیں اور دیکھ رہے ہیں اور وہی احترام واجب ہے جو حضور کی زندگی میں واجب تھا اور اسی ادب میں ہے کہ آواز پست ہو۔ سو حضور علیہ السلام سن رہے ہیں اگر چہ آواز پست ہو اور دیکھتے ہیں اگر چہ دور ہو۔

## الشيخ العلامه موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد بن قدامه الحنبلي المتوفى ۶۲۰ھ

''ويستحب زيارة قبر النبي ﷺ وقال احمد في رواية عبد الله عن يزيد بن قسيط عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال: مامن احد يسلم على عند قبري الا رد الله على روحي حتى ارد عليه السلام''

حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر شریف کی زیارت مستحب ہے امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ میرا روح مجھ پر بھیجتا ہے کہ میں اس کا جواب دوں۔ (المغنی لابن قدامہ۔ ج ۳ ص ۵۸۸)

## الامام العلامة الحسن بن عبد المحسن الشهير بابن عذبه

''ان رسالة نبينا ﷺ و كل نبي هل تبقى بعد موتهم و هل يصح ان يقال كل منهم رسول الآن حقيقة او لا۔ قال ابو حنيفة رحمہ اللہ انه رسول الآن حقيقة۔ وقالت الكرامية لا۔ وقال الشيخ عبد الحق في شرحه على الصحيح وهو ﷺ بعد موته باق على رسالته و نبوته حقيقة كما يبقى وصف الايمان للمؤمن بعد موته و ذالك الوصف باق للروح والجسد معا لان الجسد لا تأكله الارض۔ ونقل السبكي في طبقاته عن ابن فورك انه ﷺ حي في قبره رسولا الى الابد حقيقة لا مجازا قال ابن عقيل من الحنابلة هو ﷺ حي في قبره يصلي باذان و اقامة في اوقات الصلوة۔'' (الروضۃ البہیہ ص ۱۳، ۱۴)

کیا انبیاء علیہم السلام کی نبوت ان کی موت کے بعد حقیقی طور پر باقی ہے یا ان کو مجازاً نبی کہا جائے گا۔ تو اس کے جواب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ حقیقۃً نبی ہیں (کیونکہ وہ موت کے بعد زندہ کئے گئے ہیں) اور معتزلہ کے فرقہ کرامیہ نے حقیقی نبوت کا انکار کیا (کیونکہ وہ انبیاء کو موت کے بعد زندہ نہیں مانتے) شیخ عبدالحق (اسفرائنی رحمہ اللہ) شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت موت کے بعد بھی حقیقی طور پر باقی ہے اور یہ رسالت روح اور جسد دونوں کے لئے ہے صرف روح کی نہیں اس لئے کہ نبی کریم کا جسم محفوظ ہے اور زندہ ہے اور امام سبکی رحمہ اللہ نے طبقات میں ابن فورک رحمہ اللہ سے نقل فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور ابد تک حقیقۃً نبی ہیں۔ نہ مجازاً اور ابن عقیل رحمہ اللہ نے حنابلہ میں سے فرمایا حضور ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اوقات نماز میں اذان اور اقامت سے نماز پڑھتے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ حضرت امام حسن ابن عذبہ جو عقائد کے امام ہیں نص فرمارہے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام کی موت کے بعد بھی ان کی نبوت حقیقیہ کے قائل ہیں اور نبوت حقیقیہ روح مع الجسد کی صفت ہے صرف روح کی صفت نہیں تو معلوم ہوا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حیات اجساد انبیاء کے قائل تھے اور منکرین حیات اجساد انبیاء معتزلہ ہیں یا ان کا ایک فرقہ کرامیہ اور یہ لوگ موت کے بعد نبی کو مجازاً نبی کہتے ہیں۔ حقیقۃً نبی نہیں مانتے۔ تو اس فرقہ باطلہ کی تردید میں اہل سنت والجماعت کے تمام فرقے مجتمع ہو کر اپنے عقائد بیان کر رہے ہیں اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ جیسے جلیل القدر محدث، شارح صحیح بخاری و صحیح مسلم کو حیات انبیاء کی نص فرمانی پڑی تاکہ معتزلہ کسی کو دھوکہ میں نہ ڈال سکیں اور امام عقائد علامہ حسن ابن عذبہ رحمہ اللہ کو وضاحت کے ساتھ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی مذاہب کو حیات النبی ﷺ کے متعلق حیات الروح مع الجسد کو نقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مدعیان اشاعت السنہ کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ حیات انبیاء کا انکار یعنی حیات جسمانی کے انکار سے حضور ﷺ کی نبوت حقیقیہ کا انکار لازم آرہا ہے۔ کیا اسی کو اشاعت السنۃ کہتے ہیں؟ نعوذ باللہ من علم لا ینفع!

## حوالہ جات حضرات علماء شوافع

## الامام العلام حافظ الحديث الشيخ احمد بن محمد القسطلاني

''والله الذي نفسي بيده لا يذيقك الله الموتتين ابدا۔ و مراده الرد على عمر حيث قال ان الله يبعثه حتى يقطع ايدي رجال وارجلهم۔ لانه لو صح ما قاله لزم ان يموت موتة اخرى فاشار الى انه اكرم على الله من

ان یجمع علیہ موتتین کما جمعھا علی غیرہ۔ کالذی مر علی قریۃ۔ او انہ یحیی فی قبرہ ثم لا یموت۔ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ج ۶ ص ۴۷۔ وقال فی ص ۳۸۱ واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین قیل ھو علی حقیقۃ۔ وقیل اراد لا یموت موتۃ اخری فی القبر کغیرہ اذ یحیی لیسأل ثم یموت''

''امام قسطلانی رحمہ اللہ شرح بخاری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس قول کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتیں نہیں دے گا۔ شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی موت کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وغیرہ کا یہ خیال تھا کہ حضور ﷺ دنیا میں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو اس کی تردید مقصود ہے۔ کیونکہ دنیا میں اگر دوبارہ زندگی آئے تو پھر دوبارہ موت آئے گی جیسے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا میں دو موتیں آئیں مگر حضور ﷺ اللہ کے ہاں بہت مکرم ہیں۔ ان کو دو موتیں نہیں آئیں گی اور یا دو موتوں سے مراد یہ ہے کہ ایک موت دنیا کی جو آ چکی ہے اور دوسری موت قبر کی جو آپ کو نہیں آئے گی۔ دوسرے میتوں کو قبر میں حیات ملتی ہے تاکہ سوال و جواب ہو اور پھر موت آ جاتی ہے مگر نبی کریم ﷺ کو قبر میں جب حیات ملے گی تو دائمی ہوگی پھر موت نہیں آئے گی تو دو موتیں جمع نہ ہوئیں۔'' (ارشاد الساری شرح البخاری ج ۶ ص ۴۷ و ۳۸۱)

''وقال فی المواھب اللدنیۃ وروی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا کانت تسمع صوت الوتد یوتد والمسمار یضرب فی بعض الدور المطیفۃ بمسجد النبی ﷺ فترسل الیھم لا تؤذوا رسول اللہ ﷺ'' اور حافظ قسطلانی رحمہ اللہ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے اردگرد کے مکانوں میں جب کہ کوئی کیل ٹھونکتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو فرماتی تھیں کہ نبی کریم علیہ السلام کو تکلیف مت دو یہ کھٹکھٹاہٹ آپ کے لئے تکلیف دہ ہے۔
(مواہب الدنیہ مع شرح زرقانی ج ۸ ص ۳۰۴)

## الامام فی عصرہ الوحید فی دھرہ عالم المدینۃ نور الدین علی بن عبد اللہ السمھودی رحمہ اللہ

''قال بعد کلام طویل۔ وسیأتی قول ابن حبیب فانہ ﷺ یعلم وقوفک وقد ذکر ابن تیمیۃ رحمہ اللہ فی اقتضاء الصراط المستقیم کما نقلہ ابن عبد الھادی ان الشھداء بل کل المؤمنین اذا زارھم المسلم وسلم علیھم عرفوہ وردوا علیہ السلام فاذا کان ھذا فی حق آحاد المسلمین فکیف بسید المرسلین ﷺ فھو ﷺ کما سیأتی یسمع من یسلم علیہ عند قبرہ ویرد علیہ عالما بحضورہ عند قبرہ... ولابن ماجہ باسنادہ جید... فنبی اللہ حی یرزق'' (خلاصۃ الوفاء ص ۴۵)

علامہ سمہودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن حبیب نے فرمایا نبی کریم ﷺ روضہ اطہر کے سامنے تیرے ٹھہرنا جانتے ہیں اور حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ اقتضاء الصراط المستقیم میں ذکر فرمایا کہ شہداء بلکہ تمام مومنین سلام بھیجنے والے کو پہچانتے ہیں۔ جب ان کی قبر پر جا کر سلام کہا جائے۔ تو اب حضرت سید المرسلین ﷺ کے متعلق کیا خیال ہے کہ اپنے زائر کو نہیں دیکھتے حالانکہ حضور ﷺ سلام سن رہے ہیں۔ جب کہ قبر شریف کے قریب سے سلام پڑھا جائے۔ ابن ماجہ میں اسناد صحیح سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا نبی قبر میں زندہ ہوتا ہے اور رزق بھی دیا جاتا ہے۔

## العلامة مفتی مصر حافظ الحدیث الشیخ جلال الدین عبد الرحمن ابن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

"(فاقول) حیوة النبی ﷺ فی قبره هو وسائر الانبیاء معلومة عندنا علما قطعیا لما قام عندنا من الادلة فی ذالک وتواترت به الاخبار... واخرج ابو یعلی فی مسنده والبیهقی فی کتاب حیوة الانبیاء عن انس ان النبی ﷺ قال الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون... واخرج البیهقی فی شعب الایمان والاصبهانی فی الترغیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته واخرج البخاری فی تاریخه عن عمار سمعت النبی ﷺ یقول ان الله تعالی ملکا اتاه اسماع الخلائق قائم علی قبری فما من احد یصلی علی صلوة الا بلغتها (وبعد کلام طویل) قال الاستاذ ابو منصور عبد القاهر بن طاهر البغدادی الفقیه الاصولی شیخ الشافعیة فی اجوبة مسائل الجاجر میین قال المتکلمون المحققون من اصحابنا ان نبینا ﷺ حیی بعد وفاته وانه یسر بطاعات امته ویحزن بمعاصی العصاة منهم وانه تبلغه من یصلی علیه من امته... وقال الحافظ شیخ السنة ابو بکر البیهقی فی کتاب الاعتقاد: الانبیاء علیهم السلام بعد ما قبضوا اردت الیهم ارواحهم فیهم احیاء عند ربهم" (الحاوی ص ۱۴۷)

حضرت نبی کریم ﷺ کی حیات قبر میں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی حیات قبور میں علم قطعی سے ثابت ہے اس پر دلائل یقینی قائم ہیں۔ چنانچہ امام ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے کتاب حیات انبیاء میں حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے نبی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ نیز امام بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں اور امام اصفہانی رحمہ اللہ نے کتاب الترغیب میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کے قریب درود پڑھا میں خود سنتا ہوں اور دور سے پہنچایا جاتا ہے۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب التاریخ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو دنیا کی سماعت عطاء فرمائی ہے اور وہ میری قبر پر کھڑا ہے۔ ہر ایک کا درود مجھے پہنچاتا ہے اور استاد ابو منصور بغدادی شیخ الشافعیہ نے فرمایا کہ ہمارے محققین کا قول یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ بعد وفات زندہ ہیں اور ہر ایک کا درود آپ کو پہنچتا ہے اور امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد ان کے ارواح لوٹائے جاتے ہیں اور وہ زندہ کر دیے جاتے ہیں۔

"وقال فی ناقلا عن الاستاذ ابی منصور شیخ الشافعیة قلنا نبینا ﷺ وقد صار حیا بعد وفاته وهو علی نبوته انتهی۔ وقال القرطبی فی التذکرة... الموت لیس بعدم محض وانما هو انتقال من حال الی حال ویدل علی ذالک ان الشهداء بعد قتلهم وموتهم احیاء یرزقون فرحین مستبشرین وهذه صفة الاحیاء فی الدنیا واذا کان هذا فی الشهداء فالانبیاء احق بذالک واولی... واخبر ﷺ انه یرد السلام علی کل من یسلم علیه۔ الی غیر ذالک مما یحصل من جملته القطع بان موت الانبیاء انما هو راجع الی ان غیبوا عنا بحیث لا ندرکهم وان کانوا موجودین احیاء وذالک کالحال فی الملائکة فانهم موجودون ولا یراهم

احد من نوعنا الا من خصه الله تعالیٰ بکرامته (وقال) الجلال السیوطی فحصل من مجموع هذه النقول و الاحادیث ان النبی ﷺ حیی بجسده وروحه''

اور استاد ابو منصور رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ وفات کے بعد زندہ کر دیئے گئے ہیں اور وہ اپنی نبوت پر قائم ہیں اور امام کبیر علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ میں فرمایا کہ موت عدم محض کا نام نہیں۔ بلکہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کو بعد از قتل وموت زندہ فرمایا ہے کہ رزق بھی دیئے جاتے ہیں اور بشارتیں بھی ان کو پہنچتی ہیں اور یہ حالات دنیاوی زندگی کے ہیں تو ان کے اجسام زندہ ہوئے پس انبیاء علیہم السلام ان سے کہیں زیادہ حیات کے حقدار ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے تو یہ بھی فرمایا کہ میں ہر سلام پڑھنے والے کو جواب دیتا ہوں۔ تو ان تمام احادیث سے یقینی علم ہوا کہ انبیاء موت کے بعد ہم سے غائب ہو گئے اگرچہ وہ زندہ ہیں جس طرح فرشتے زندہ موجود ہیں مگر ہمیں نظر نہیں آتے۔ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ان حوالہ جات اور احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسم مبارک اور روح اطہر سے قبر شریف میں زندہ ہیں۔ (الحاوی للفتاوی ص ۲۶۳، ۲۶۵)

''وقال الجلال السیوطی فی البدور السافرة سئل قاضی القضاة جلال الدین البلقینی عن حکم سجود النبی ﷺ من حیث الوضؤ فاجاب بانه باق علیٰ طهارة غسل الموت لانه حیی فی قبره ولا ناقض لطهارته'' (البدور السافرة فی امور الآخرة ص ۷۳)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) علامہ جلال الدین بلقینی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کی صلوۃ بعد از وفات کی طہارت اور وضو کے متعلق کیا حکم ہے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ نبی کریم علیہ السلام کو غسل موت سے جو طہارت حاصل ہوئی، باقی ہے کیونکہ اب قبر میں حضور ﷺ زندہ ہیں اور ناقض وضو کوئی بھی نہیں۔

## خاتمة الفقهاء و المحدثین الشیخ شهاب الدین احمد بن حجر الهیثمی المکی المتوفی ۹۷۴ھ

''سئل نفع الله به۔ هل تمکن رؤیة النبی ﷺ فی الیقظة فاجاب (وقال بعد کلام طویل) ثم رئیت ابن العربی صرح بما ذکرناه من انه لا یمتنع رؤیة ذات النبی ﷺ بروحه و جسده لانه و سائر الانبیاء احیاء ردت الیهم ارواحهم بعد ما قبضوا'' حافظ ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ کیا نبی کریم علیہ السلام کی زیارت بیداری میں کسی کو ممکن ہے؟ تو جواب میں انہوں نے اقرار فرمایا اور کہا کہ محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ (تلمیذ امام غزالی رحمہ اللہ) نے بھی یہی لکھا کہ نبی کریم ﷺ کی زیارت بجسدہ ممکن ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام بعد از موت زندہ کئے جاتے ہیں اور ان کے روح لوٹائے جاتے ہیں۔ (الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۲۵۶)

## حجة الاسلام و المسلمین شیخ الفقهاء و المحدثین الامام الکبیر الغزالی رحمہ اللہ

''قوله ان الله حرم علی الارض اجساد الانبیاء ای من ان تاکلها فان الانبیاء فی قبورهم احیاء قال

الغزالی فی الاحیاء حیاۃ الانبیاء حیاۃ جسمانیۃ" نبی کریم علیہ السلام کا یہ فرمان کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام حرام کر دیئے ہیں۔ یہ اس لئے کہ انبیاء قبور میں زندہ ہیں اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی ہے۔ (انوار المحمود شرح ابوداؤد ج ۱، ص ۳۵۱)

## العلامۃ الفقیہ المحدث احمد بن عبد الرحمن المصری

## الشارح المرتب لمسند الامام احمد

"وفیھا ان النبی ﷺ حی فی قبرہ وان الارض لا تأکل اجساد الانبیاء والاحادیث فی ذالک کثیرۃ (ثم سرد الاحادیث" ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم علیہ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام حرام ہیں اور احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں۔ پھر ان احادیث کا ذکر فرمایا۔ (بلوغ الامانی ج ۶ ص ۱۲)

"وقال فی الجزء الثالث عشر۔ احتج القائلون بانھا مندوبۃ بقولہ تعالٰی (ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول) ووجہ الاستدلال بھا انہ ﷺ حی فی قبرہ بعد موتہ کما فی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم وقد صححہ البیھقی والف فی ذالک جزءاً۔ قال الاستاذ ابو منصور البغدادی قال المتکلمون المحققون من اصحابنا ان نبینا ﷺ حی بعد وفاتہ...واذا ثبت انہ حی فی قبرہ کان المجئی الیہ بعد الموت کالمجیئی الیہ قبلہ (وبعدہ کلام طویل۔ من شاء فلینظر ومن شاء فلیعم ولا یبصر" (بلوغ الامانی شرح مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ج ۶ ص ۱۲، ج ۱۳ ص ۱۷)

اور جلد ۱۳ میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ قبر النبی ﷺ کی زیارت مستحب کہتے ہیں ان کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے۔ ترجمہ: اگر یہ لوگ گناہ کریں اور آپ کے ہاں حاضر ہو کر توبہ کریں اور آپ بھی ان کی سفارش فرمائیں تو اللہ ضرور معاف فرمائے گا اور چونکہ نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں تو آپ ﷺ کے ہاں جانا اب بھی ایسا ہوا جیسا کہ قبل از وفات جاتا تھا۔ استاد ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم اہل سنت والجماعت نبی کریم علیہ السلام کو قبر شریف میں زندہ مانتے ہیں۔

## الامام الشھیر المحدث الکبیر، عمدۃ المحققین قدوۃ المحدثین حافظ الدنیا

## الشیخ قاضی القضاۃ ابو الفضل شھاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر

## العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

"ان حیاتہ ﷺ فی القبر لا یعقبھا موت بل یستمر حیا والانبیاء احیاء فی قبورھم ولعل ھذا ھو الحکمۃ فی تعریف الموتتین قال لا یذیقک اللہ الموتتین ای المعروفتین المشھورتین الواقعتین لکل احد غیر الانبیاء" بلاشک نبی کریم علیہ السلام کی حیات قبر جو ہے اس حیات پر موت کا ورود نہیں بلکہ حضور علیہ السلام دائماً زندہ ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور تمام انسانوں کو دو موتیں آتی ہیں ایک دنیا میں اور دوسری قبر میں مگر انبیاء علیہم السلام کے لئے قبر کی موت نہیں ہے۔ بلکہ قبر کی زندگی قیامت تک اور پھر اس کے بعد دائماً ہی رہے گی۔
(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۷ ص ۲۱)

## حضرات علماء مالکیہ

### العلامة الحافظ محمد بن عبد الباقی الزرقانی المالکی

''فیجب الادب معه کما فی حیاته) اذهو حیی فی قبره یصلی فیه باذان واقامة کما مر فی الخصائص (ویکثر من الصلوة والسلام علی رسول الله ﷺ بحضرته الشریفة حیث یسمعه ویرد علیه) بان یقف بمکان قریب منه ویرفع صوته الی حد لو کان حیا مخاطبا لسمعه عادة (وقد روی ابو داؤد) باسناد صحیح (من حدیث ابی هریرة انه ﷺ قال مامن مسلم یسلم علی) فی ای موضع کان (الارد الله علی روحی حتی ارد علیه السلام وعند ابن ابی شیبة وعبد الرزاق من حدیث ابی هریرة من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا بلغته) ای من الملک الموکل بقبره بابلاغه صلوة امته علیه والظاهر ان المراد بالعندیة قرب القبر بحیث یصدق علیه عرفا انه عنده وبالبعد ما عداه۔ واورد ان رد السلام علی المسلم لا یختص به ﷺ۔ واجیب بان الرد من الانبیاء حقیقی بالروح والجسد بجملة ولا کذالک الرد من غیر الانبیاء''

(الزرقانی علی المواہب ج ۸ ص ۳۰۴ تا ۳۱۱)

نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کرنے والے کو واجب ہے کہ ایسا ادب کرے جیسے حضور ﷺ کی حیات میں ادب لازم ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ اب بھی قبر میں زندہ ہیں اور اذان واقامت سے نماز پڑھ رہے ہیں اور بوقت حاضری درود کی کثرت ہو۔ نبی کریم علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور اتنا قریب ہو کہ سلام پڑھے جیسا کہ زندہ آدمی عادتاً سنتا ہے۔ امام ابوداؤد ﷫ نے بسند صحیح حضرت ابوہریرۃ ﷛ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو بھی مجھ پر سلام پڑھے تو میرے روح کا اعادہ ہوتا ہے تاکہ میں اس کا جواب دوں اور ابن ابی شیبہ اور حافظ عبدالرزاق نے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو قریب سے درود پڑھے میں خود سنتا ہوں اور دور سے بذریعہ فرشتہ پہنچتا ہے۔ امام زرقانی ﷫ فرماتے ہیں کہ قریب سے مراد وہ قریب ہے جس کو عرف میں قریب کہا جائے۔ پھر فرماتے ہیں یہ وہم نہ کیا جائے کہ سلام کا جواب تو ہر مسلمان میت کے لئے بھی آتا ہے تو انبیاء علیہم السلام کی کیا خصوصیت۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام سے سلام کا جواب حقیقی ہے۔ روح مع الجسد کی طرف سے جواب آتا ہے اور غیر انبیاء کے ارواح جسد میں داخل نہیں۔

### الامام ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابی بکر الانصاری الخزرجی الاندلسی القرطبی

''وروی الدار قطنی ﷫ ان رسول الله ﷺ قال من زار قبری او قال من زارنی کنت له شهیدا وشفیعا۔ وفی روایة من زارنی بعد مماتی فکانما زارنی فی حیاتی ای لانه ﷺ حیی فی قبره'' (مختصر التذکرۃ القرطبیہ ص ۲۵)'' وقال فی ص ۳۶ وفی الحدیث الصحیح ان رسول الله ﷺ قال اکثروا علی من الصلوة یوم الجمعة فان صلاتکم معروضة علی قالوا یارسول الله کیف تعرض صلوتنا علیک وقد ارمت ای بلیت فقال ان الله عزوجل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ففی هذا الحدیث ان رسول الله ﷺ حیی فی قبره یرزق'' حافظ دارقطنی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی میں اس کا گواہ بنوں گا اور شفیع ہوں گا۔ امام قرطبی ﷫ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور

حدیث صحیح میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جمعہ کے روز درود کی کثرت کرنا کہ تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ موت کے بعد کس طرح درود پہنچے گا۔ جب کہ آپ کا جسم مبارک بوسیدہ ہوجائے گا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے اجسام مٹی پر حرام فرمادیئے ہیں۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تو اس حدیث میں صراحت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (ایضاص ۳۶)

ناظرین کرام زمانہ تخفیف پسندی کا ہے۔ میں آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا فقط حوالہ عرض کئے دیتا ہوں کہ علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور تفسیر ''الجامع لاحکام القرآن'' میں بھی حیات انبیاء کا اقرار فرمایا ہے اور علامہ ابن رشد مالکی رحمہ اللہ نے بھی حیات بعد از ممات انبیاء علیہم السلام کے لئے اپنی قبور میں ثابت فرمائی ہے اور علامہ ابن امیر الحاج مالکی رحمہ اللہ نے بھی اسی امر کو محقق ثابت کیا ہے۔

## حضرات علماء کرام احناف عظام

قارئین کرام! جب کہ قبل ازیں ایک رسالہ بنام (حیات النبی ﷺ اور علماء دیوبند) پیش خدمت ہو چکا ہے۔ تو اب حضرات علماء احناف کے حوالہ جات پیش کرنے کی چنداں ضرورت تو نہیں تھی۔ اس لئے کہ اکابر دیوبند حنفیت سے سرمو بھی باہر نہیں اور ذرہ برابر بھی مغایر نہیں۔ مگر ہوسکتا ہے کہ بعض احباب کو سابقہ رسالہ نہ پہنچا ہو تو ان کو یہ تشویش ہوگی کہ مذاہب ثلاثہ کے حوالہ جات کے ساتھ احناف کا حوالہ کیوں نہیں پیش کیا گیا اور جدل وفریب سے کام لینے والے حضرات باچھیں پھاڑ پھاڑ کر شور مچائیں گے کہ ہم نہ مالکی ہیں نہ شافعی نہ حنبلی۔ ہم تو حنفی ہیں۔ تو لیجئے احناف کا حوالہ بھی پڑھ لیں اور پھر جب کہ اس کو بھی تم نہیں مانو گے تو ظاہر ہوجائے کہ تم حنفی بھی نہیں ہو بالکل معتزلی ہو۔ محدثین ومفسرین احناف کے علاوہ فقہاء احناف کی عبارتیں بھی نقل ہوں گی۔ جن کی کتابوں پر حضرات مماتی بھی روزمرہ کے مسائل میں فتویٰ دیتے رہتے ہیں اور پورے اعتماد کے ساتھ ان کا قول نقل کرتے ہیں اور ان کا قول بطور سند پیش کرتے ہیں۔ مگر مسئلہ حیات النبی ﷺ چونکہ مزاج مبارک کے خلاف تھا تو انہیں فقہاء احناف کے قول کا اعتبار نہیں کیا جن کے اقوال پر نکاح پڑھاتے ہیں۔ تعصب اور ہٹ دھرمی بہت بری چیز ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ اور قاضی خان رحمہ اللہ وغیرہ حضرات کے اقوال نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، بیع وشرا وغیرہ وغیرہ میں معتبر ہیں مگر حیات النبی ﷺ میں ان کے اقوال کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس مسئلہ میں یہ تمام بھول گئے اور بھولتے ہی چلے گئے چودہ صدیوں میں ان کی بھول کی تصحیح کسی نے نہ کی آج ان کی تصحیح کرنے والے پیدا ہوئے۔ مگر تصحیح کنندہ حضرات کو یہ خیال نہیں آتا کہ۔

بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

''والی اللہ المشتکی''

## الامام الهمام العمدة المقدام صاحب الترجيح والتمييز قاضي الكوفة ابو الفضل مجد الدين عبد الله بن محمود الموصلي

امام موصوف کے اپنے متن المختار کی شرح الاختیار کا حوالہ ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں اور واضح ہو کہ کتاب المختار علماء احناف کے ان متون اربعہ میں سے ہے جن پر فقہاء احناف کے فتاویٰ کا مدار ہے اور یہ چاروں کتابیں یعنی

المختار، الوقایہ، مجمع البحرین، کنز الدقائق۔ احناف کے نزدیک اصح ترین کتابیں ہیں جن کو صحاح اربعہ کہا جاتا ہے۔
اسی کتاب میں امام موصوف زائر روضہ مبارک کے آداب بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''یدنو منه قدر ثلاثة اذرع او اربعة ولا یدنو منه اکثر من ذالک ولا یضع یده علی جدار التربة فهو اهیب و اعظم للحرمة ویقف کما یقف فی الصلوة ویمثل صورته الکریمة البهیة ﷺ کانه نائم فی لحده عالم به یسمع کلامه۔ قال ﷺ من صلی علی عند قبری سمعته'' (الاختیار شرح المختار ج ۱ ص ۱۷۴)

روضہ مبارک کی زیارت کرنے والے کو چاہئے کہ تین، چار گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو اور اس سے زیادہ قریب نہ ہو۔ حد ادب ملحوظ رکھے اور دیوار پر ہاتھ مت رکھے کیونکہ ایسا کرنا حضور علیہ السلام کی عظمت وحرمت کے خلاف ہے اور حضور علیہ السلام کی صورت مبارک کا تصور یوں کرے کہ حضور ﷺ لحد میں لیٹے ہوئے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا جو میری قبر کے نزدیک سلام پڑھتا ہے۔ میں خود سنتا ہوں۔

## العلامة الفقیه الفهامة النبیه خاتمة المحققین

## الشیخ محمد امین الشهیر بابن عابدین الشامی

''فقد افاد فی الدر المنتقی انه خلاف الاجماع قلت و اما ما نسب الی الامام الاشعری امام اهل السنت والجماعة من انکار ثبوتها بعد الموت فهو افتراء وبهتان والمصرح به فی کتبه و کتب اصحابه خلاف ما نسب الیه بعض اعدائه لان الانبیاء علیهم السلام احیاء فی قبورهم'' (شامی ج ۳ ص ۲۵۹)

کتاب در منتقی میں نص ہے کہ حضور علیہ السلام کی موت کے بعد آپ کی رسالت کو حقیقی نہ ماننا خلاف اجماع ہے اور امام اہل سنت والجماعت حضرت امام اشعری کی طرف جو نسبت ان کے دشمنوں نے کی ہے کہ وہ بعد از موت مجازی نبوت کے قائل تھے یہ بالکل جھوٹ اور سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ ان کی اپنی اور ان کے اصحاب کی کتابوں میں رسالت حقیقی بعد الموت کی تصریح موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور زندہ کی رسالت حقیقی ہے نہ مجازی۔

ناظرین کرام کو معلوم ہونا چاہئے کہ فرقہ معتزلہ نے ایک خطرناک منصوبہ کے تحت انکار حیات انبیاء علیہم السلام کا مزعومہ عقیدہ اپنایا ہے اور وہ یہ ہے کہ معتزلہ ہر نبی کو بعد از موت نبوت سے معزول مانتے ہیں تو ان کے عندیہ میں موت کے بعد ہر نبی اور رسول مجازاً نبی اور رسول ہے۔ یعنی کسی زمانہ میں یہ نبی تھا جب کہ زندہ تھا۔ جیسے دنیاوی منصب کا حال ہے کہ کوئی سابق کپتان ہے اور کوئی سابق ڈپٹی کمشنر۔ تو پھر جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو وہ دنیا میں زندہ نبی اور حقیقی نبی ہوں گے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ چونکہ دنیا سے انتقال فرما گئے ہیں اور حیات بعد از وفات انبیاء کے لئے وہ مانتے نہیں تو ان کے ہاں نبی کریم ﷺ مجازی نبی ہوئے اور ظاہر ہے کہ حقیقی نبی کے کلمہ کو چھوڑ کر مجازی نبی کا کلمہ کون پڑھے گا اور حقیقی رسول کی شریعت کو ترک کر کے مجازی رسول کی شریعت پر کیوں عمل کیا جائے گا۔

لہٰذا فرقہ معتزلہ کے عندیہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر ان پر ایمان لانا ہوگا۔ ان کا کلمہ پڑھنا ہوگا اور ان کی شریعت پر عمل کرنا ہوگا وہ زندہ نبی ہیں اور معتزلہ کے ہاں حقیقی نبی وہی ہیں اور جو انبیاء فوت ہو چکے ہیں وہ تمام مجازی نبی ہیں۔ یہ ہے حقیقت انکار حیات انبیاء کی۔

تو گویا شریعت عیسوی شریعت محمدیہ کی ناسخ ہو جائے گی کہ وہ حقیقی رسول کی شریعت ہے۔ اس لئے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اس فتنہ کی تردید شروع ہوئی اور ہر صاحب مذہب نے حیات انبیاء کا اقرار کیا اور نبی کریم ﷺ کی نبوت حقیقیہ بعد از وفات کا ثبوت مہیا کیا۔ جس طرح کہ سابقہ اوراق میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کر چکا ہوں۔

اب غور فرمایئے انکار حیات انبیاء کس قدر خطرناک عیسائیت نوازی ہے اور کس قدر شدید اسلام دشمنی ہے۔ جس کو علماء سوء نوجوانوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور کمال توحید کا عنوان دیتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی حیات قبر کی حیات ہے کہ یہ حیات انبیاء علیہم السلام کے حق میں ماننے سے شرک لازم آتا ہے۔ شرک تو صفات خداوندی مین کسی کو شریک ماننے کا نام ہے۔ کچھ بھی نہیں یہ صرف عیسائیت کا در پردہ پرچار ہے اور نام تو اچھا رکھنا ہی پڑتا ہے نام پر تو کام چلتا ہے۔ معتزلہ بھی اپنے آپ کو ''اصحاب العدل والتوحید'' کہتے تھے۔ تو کیا وہ ایسے ہی تھے۔ نہیں بالکل نہیں وہ تو وہی تھے جو حضرت امام حسن بصری نے فرمایا تھا۔ ''اعتزل عنا'' اور تمام اہل سنت والجماعت نے ان کو معتزلہ ہی کہا۔

واصل بن عطا بانی فرقہ معتزلہ کے حق میں حضرت امام نے یہ فرمایا تھا اور اول میں اس نے حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی اور پھر من گھڑت باتیں شروع کر دیں اور عقلی سوال پیش کر کے حدیث کو رد کرنا شروع کر دیا تو حضرت امام نے فرمایا یہ شخص ہمارے عقیدہ سے ہٹ گیا ہے اس کی بات مت ماننا۔ تو اس فرقہ کا نام معتزلہ مشہور ہوا۔ یعنی فرقہ اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے اور احادیث پر عقلی اعتراض کرتا ہے وہ معتزلہ ہے۔ ندائے حق حضرت نیلوی کی تمام عقلی ڈھکوسلوں سے بھرپور ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں نبی زندہ ہے تو خود فیصلہ فرماتا، نماز پڑھاتا، عذاب قبر کے وقت قبرستان کے مکان اور درخت کیوں نہیں گرتے وغیرہ وغیرہ۔

**العلام الہمام الشیخ الامام الحافظ بدر الدین محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ**

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح بخاری کا رتبہ علم حدیث میں نہایت بلند ہے۔ احناف کے حفاظ حدیث میں ان کا مرتبہ بہت عالی ہے۔ حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر اور ہم زلف اور ہم مرتبہ ہیں۔ دونوں حضرات نے بخاری کی شرح فرمائی ہے۔ ابن حجر شوافع میں بے مثال ہیں اور علامہ عینی احناف میں بے نظیر۔ حافظ ابن حجر کا حوالہ شوافع کے حوالہ جات میں مرقوم ہو چکا ہے اور علامہ عینی کی عبارت شرح بخاری اب پیش خدمت ہے۔

''قوله ولا يذيقك الموتتين...واراد بالموتتين الموت في الدنيا والموت في القبر وهما الموتتان المعروفتان المشهورتان فلذالك ذكرهما بالتعريف وهما الموتتان الواقعتان لكل احد غير الانبياء عليهم السلام فانهم لا يموتون في قبورهم بل هم احياء۔ واما سائر الخلق فانهم يموتون في القبور ثم يحيون يوم القيامة ومذهب اهل السنت والجماعة ان في القبر حياة وموتا بلا بد من ذوق الموتتين لكل احد غير الانبياء وقد تمسك بقوله لا يذيقك الله الموتتين من انكر الحياة في القبر وهم المعتزلة ومن نحا نحوهم''

(عمدۃ القاری شرح البخاری ج ۱۶ ص ۱۸۵)

حضور علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتیں نہیں دے گا۔) تو اس کی تشریح میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام انسانوں کے لئے دو موتیں ہیں

ایک موت دنیا میں آتی ہے اور قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے لئے میت کو زندہ کیا جاتا ہے اور پھر دوسری موت قبر میں دی جاتی ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام کو دنیاوی موت کے بعد جب قبر میں حیات ملتی ہے تو پھر دوسری موت یعنی قبر کی موت نہیں دی جاتی اس لئے انبیاء علیہم السلام کو فقط ایک موت ہوئی اور دو موتیں نہ ہوئیں کیونکہ انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور فرقہ معتزلہ کہ جنہوں نے حیات قبر کا انکار کیا انہوں نے اس حدیث سے غلط استدلال کیا جو کہ اہل سنت والجماعۃ کے خلاف ہے اور اہلسنت نے ان کی تردید کی (آگے معتزلہ کا استدلال اور اس کا جواب مذکور ہے)

ناظرین علامہ عینی کی عبارات سے ثابت ہوا کہ اہلسنت والجماعت حیات فی القبر کے قائل ہیں اور صرف معتزلہ ہی اس کے منکر ہیں۔

## الفتاویٰ الهنديه الشهيرة بالفتاوىٰ العالمگيريه

حضرات قارئین! یہ وہ کتاب جو سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ کے دورِ حکومت میں تعزیرات اسلامی کی حیثیت سے مرتب ہوئی اور جس کی تحقیق و تنقیح میں کم و بیش اسی علماء کی مجلس علمی قائم کی گئی تھی یہ تمام علماء اکابر متاخرین تھے۔ صاحب کشف الظنون اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ ''وهي مشهورة مقبولة معمول بها متداولة بين العلماء والفقهاء وهي نصب عين من تصدر للحكم والافتاء'' یعنی یہ فتاویٰ بہت مشہور اور مقبول ہے اور علماء و فقہاء کا عمل اسی پر رہا اور جو شخص فتویٰ چاہے یہ اس کا نصب العین ہے۔

''ثم ينهض فيتوجه الى قبره ﷺ فيقف عند راسه مستقبل القبلة ثم يدنو من ثلاثة اذرع او اربعة لا يدنو منه اكثر من ذالك ولا يضع يده على جدار التربة فهو اهيب واعظم للحرمة ويقف كما يقف في الصلوٰة ويمثل صورته الكريمة البهية كانه نائم في لحده عالم به يسمع كلامه'' (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸۲)

روضہ انور کا زائر دوگانہ شکرانہ ادا کرنے کے بعد حضور ﷺ کی قبر شریف کی طرف متوجہ ہو اور تین، چار گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو۔ دیوار کو ہاتھ نہ لگائے کہ ادب یہی ہے اور نبی کریم ﷺ کا تصور یوں کرے کہ آپ لحد میں آرام فرما رہے ہیں اور اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کی کلام و سلام کو سن رہے ہیں۔

## المحقق على الاطلاق الحافظ الفقيه الشيخ الامام كمال الدين محمد بن

## عبدالواحد الشهير بالعلامة ابن همام الحنفي المتوفى ٨٦١ھ

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کی علمی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے ہم استاد اور علم حدیث میں ہم مرتبہ ہیں اور فقہ حنفی میں ان کے متعلق علامہ شامی فرماتے ہیں۔ قد بلغ مبلغ الاجتهاد۔ یعنی فقہ میں اجتہاد کے رتبہ کو پہنچے ہوئے تھے۔ علامہ موصوف اپنی مشہور عالم کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں نبی کریم ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کے آداب بیان فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''وليبلغ سلام من اوصاه بتبليغ سلامه فيقول السلام عليك يارسول الله وروى ان عمر بن عبدالعزيز رحمہ اللہ كان يوصى بذالك ويرسل البريد من الشام الى المدينة الشريفة بذالك''

(فتح القدیر ج ۲ ص ۳۳۷)

قبر مبارک کی زیارت سے مشرف ہونے والا ان لوگوں کے سلام دربار نبوی میں عرض کرے جنہوں نے سلام عرض کرنے کو کہا تھا اور یوں کہے یارسول اللہ فلاں ولد فلاں آپ کے حضور سلام عرض کرتا تھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ باقاعدہ شام سے مدینہ منورہ کو ایک پیغام رساں بحضور نبی کریم ﷺ سلام عرض کرنے کے لئے بھیجتے تھے۔

برادران بانصاف غور فرمائیں کہ نبی کریم ﷺ کے صرف روح پرفتوح پر سلام پڑھنا مقصود ہوتا تو جہاں سے درود پڑھا جائے درست ہے قبر مبارک تک آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ امام ابن ہمام قبر شریف پر سلام پہنچانے کو تحریر کر رہے ہیں اور حضرت امیر المؤمنین جو کبار تابعین میں سے ہیں صحابہ کرام کے شاگرد ہیں اور جنہوں نے پھر سے خلافت راشدہ قائم فرمائی تھی۔ وہ مستقل پیغام رساں برائے سلام دربار خیر الانام ﷺ میں بھیج رہے ہیں اور کسی صحابی یا تابعی نے نکیر نہیں فرمائی اور یوں نہ کہا کہ یہ کیا عبث کام ہے۔ بلکہ بالفاظ تحسین اور بطور سند ان کا فعل نقل کیا گیا تو یقینا یہی بات ہے کہ قبر شریف پر پڑھا ہوا سلام خود نبی کریم ﷺ سماعت فرماتے ہیں۔ لہٰذا اب اس کے لئے تو دنیا کے خزانے خرچ کر دینا بھی کم ہے۔

"اللّٰھم صلّ علی سیدنا و مولانا محمد افضل صلواتک بعدد معلوماتک و بارک و سلم"

## الحبر العلام و البحر الطمطام فخر المحدثین المولی خلیل احمد السهارنفوری المهاجر المکی

علامہ موصوف نے سنن ابی داؤد کی شرح بنام "بذل المجهود" تحریر فرمائی ہے جو عرب وعجم میں بڑی مقبولیت کی حامل ہے۔ حتی کہ مدینہ منورہ میں استاد الحدیث اسی شرح میں فرماتے ہیں۔

"ان اللہ عز وجل حرم علی الارض ای منعها اجساد الانبیاء ای من ان تأکلها فان الانبیاء فی قبورهم احیاء" (بذل المجهود ج ۲ ص ۱۶۰)

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام زمین پر حرام کر دیئے ہیں یہ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

## علماء اہل الظواہر یعنی حضرات غیر مقلدین

اہلسنت والجماعت کے چاروں مذاہب کے حوالہ جات مرقوم ہو چکے ہیں۔ اہلسنت کا پانچواں فرقہ وہ لوگ ہیں جو غیر مقلدین ہیں جن کو اہل ظواہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرات اگرچہ اجتہاد و قیاس کے قائل نہیں اسی لئے کسی امام کے مقلد نہیں مگر بہر حال جماعت اہلسنت سے خارج نہیں ہیں۔ آخر میں ان حضرات کے چند حوالہ جات بھی ہونے چاہئیں تا کہ واضح ترین ہو جائے کہ اہلسنت کے تمام فرقے حیات انبیاء علیہم السلام پر متفق ہیں اور منکر حیات صرف معتزلہ ہی ہیں اور عوام مسلمان سمجھ لیں کہ منکر حیات انبیاء نہ حنفی ہے نہ مالکی ہے نہ شافعی ہے نہ حنبلی ہے اور نہ اہل حدیث کی جماعت سے ہے یہ کوئی اور بلائے ناگہانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ آمین

## الشیخ الامام الربانی قاضی القضاۃ العلامہ محمد بن علی الشوکانی

"والاحادیث فیها مشروعیة الاکثار من الصلوة علی النبی ﷺ یوم الجمعة فانها تعرض علیه ﷺ وانه حی فی قبره وقد اخرج ابن ماجة باسناد جید انه ﷺ قال لابی الدرداء ان اللہ عز وجل حرم علی

الارض ان تأکل اجساد الانبیاء۔ وفی روایة للطبرانی لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صلوته قلنا وبعد وفاتک قال وبعد وفاتی ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء وقد ذھب جماعة من المحققین الی ان رسول اللہ ﷺ حیی بعد وفاته وانه یسر بطاعات امته وان الانبیاء لا یبلون مع ان مطلق الادراک کالعلم والسماع ثابت لسائر الموتیٰ وقد صح عن ابن عباس مرفوعا ما من احد یمر بقبر اخیه المؤمن وفی روایة بقبر الرجل کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الاعرفه ورد علیه... وورد النص فی کتاب اللہ فی حق الشھداء انھم احیاء یرزقون وان الحیاة فیھم متعلقة بالجسد فکیف بالانبیاء والمرسلین وقد ثبت فی الحدیث ان الانبیاء احیاء فی قبورھم۔ رواہ المنذری وصححه البیھقی وفی صحیح مسلم عن النبی ﷺ قال مررت بموسیٰ لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ''

(نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۴۸)

ان احادیث سے ثابت ہے کہ جمعہ کے روز درود زیادہ پڑھا جائے اور درود حضور علیہ السلام پر پیش کیا جاتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ (پھر ابن ماجہ اور طبرانی کی روایتیں نقل فرمائی ہیں اور فرمایا) جماعت محققین کا یہی قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعد از وفات زندہ کئے گئے ہیں اور امت کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور مطلق علم وسماع تو تمام موتیٰ کے لئے ثابت ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور شہداء کے حق میں تو نص قرآنی موجود ہے کہ وہ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں اور ان کی حیات ابدان سے متعلق ہے تو انبیاء اور مرسلین کیونکر زندہ نہیں ہوں گے حالانکہ حدیث میں ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ حافظ منذری رحمہ اللہ نے روایت کی ہے اور امام بیہقی نے تصحیح کی ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

## محدث شہیر علامہ کبیر مولانا اشرف الحق عظیم آبادی

علامہ موصوف اپنی کتاب ''عون المعبود شرح سنن ابی داؤد'' میں فرماتے ہیں: ''ان الانبیاء فی قبورھم احیاء'' (عون المعبود ج ۱ ص ۴۰۵ بحوالہ مقام حیات)

اور نیز رسالہ امام بیہقی سے سند لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وھو حیی دائما۔ (عون المعبود بحوالہ رحمت کائنات)

## محدث اعظم حضرت میاں نذیر حسین دہلوی

محدث موصوف اپنے فتاویٰ مسمی فتاویٰ نذیریہ میں فرماتے ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ خصوصاً آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی عند القبر درود بھیجتا ہے۔ میں سنتا ہوں اور دور سے پہنچایا جاتا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ (ضمیمہ فتاویٰ نذیریہ ص ۵۵ بحوالہ رحمت کائنات ص ۳۰۰)

## اجماع بر حیات انبیاء

۱...... محدث کبیر علامہ سخاوی رحمہ اللہ تلمیذ رشید حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

''نحن نؤمن ونصدق بانه ﷺ حیی یرزق فی قبرہ وان جسدہ الشریف لاتأکله الارض والاجماع علی ھذا'' (القول البدیع ص ۲۵ بحوالہ مقام حیات)

ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں اور اس پر اجماع امت ہے۔

۲...... محقق دوران محدث زمان مولانا محمد عابد سندھی رحمہ اللہ استاد حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔''اما ھم (ای الانبیاء) فحیاتھم لاشک فیھا و لا خلاف لاحد من العلماء فی ذالک... فھو ﷺ حیی علی الدوام'' (رسالہ مدینہ ص ۱۴۲ بحوالہ مقام حیات)

انبیاء علیہم السلام کی حیات میں کسی کا خلاف نہیں۔ان کی حیات بلاشک وشبہ ہے تو حضور ﷺ دائماً زندہ ہیں۔

۳...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، مشہور ومقبول عالم کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔''حیات آں حضرت متفق علیہ است ہیچ کس را دروے خلافے نیست'' (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۶۱۳)

## انکار اجماع کے متعلق امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فیصلہ

ناظرین کرام! حیات انبیاء علیہم السلام پر اجماع امت جب نقول منقولہ ثابت ہو چکا ہے اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ وغیرہ کی نص بر اجماع نقل کرنے کے بعد اب اجماع کے خلاف عمل یا اعتقاد رکھنے والے کے متعلق حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں اور پھر فرقہ معتزلہ منکرین حیات انبیاء کے حق میں فیصلہ خود فرمائیں۔

''فکل مسئلة یقطع فیھا بالاجماع وبانتفاء المنازع من المؤمنین فانھا مما بین اللہ فیہ الھدی ومخالف مثل ھذا الاجماع یکفر کما یکفر مخالف النص البین'' (طریق الوصول الی العلم المأمول ص ۱۰)

ہر وہ مسئلہ جس میں یقینی طور پر امت کا اجماع ثابت ہو جائے اور کسی مؤمن کا خلاف نہ ہو تو اللہ کی طرف سے اسی میں ہدایت منحصر ہے اور ایسے اجماع کا مخالف کافر ہو جاتا ہے جس طرح نص قرآنی کا منکر کافر ہے۔

## دعوت انصاف

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ تھوڑے سے وقت کے لئے خالی الذہن ہو کر موافقت ومخالفت سے ہٹ کر انصاف کے میدان میں اپنے عقل وفکر کو کھڑا کر کے غور فرمائیں تو کیا آپ کی دیانت وامانت یہ گوارہ کرے گی کہ ان فحول امت اور جمہور محدثین وفقہاء کو غلط تصور کیا جا سکتا ہے؟ اور چودہ صدیوں کے بعد کی تحقیق کو قابل قبول گردانا جا سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں کیا چاروں مذاہب کے علماء بھول گئے اور حقیقت تک کوئی بھی نہیں پہنچا اور کیا لاکھوں کروڑوں محدثین ومفسرین فقہاء اور اولیاء غلط عقیدہ پر تھے اور جماعت غیر مقلدین جو اپنی تحقیق مستقل رکھتے ہیں اور کسی امام کے تابع نہیں ہیں بلکہ بلا واسطہ امام حدیث پر خود عمل کرتے ہیں ان کو بھی احادیث میں غلطی ہی پیش آتی رہی اور کیا ان تمام علماء کرام کو وہ آیات معلوم نہیں تھیں جن کو یہ لوگ پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں کیا کسی نے بھی تمام قرآن کا ختم نہیں کیا تھا؟ کیا یہ آیات تلاوت میں نہیں آئی تھیں کیا مفسرین نے تیس پارے قرآن مجید کی تفسیر میں ان آیات کو پڑھنے کے بعد بھی حیات النبی ﷺ کے قائل رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو آیات قرآنیہ معتزلہ پڑھتے ہیں وہ دنیاوی موت سے متعلق ہیں جو متفق علیہ ہے۔ بحکم ''کل نفس ذائقة الموت'' (العنکبوت:۵۷) دنیا میں ہر ایک کو ایک مرتبہ موت کا آنا ضروری ہے۔ اسی لئے ''ان محمداقدمات'' فرمایا گیا مگر بحث اس موت کے بعد آنے والی حیات میں ہے اور اس حیات سے ان آیات کا کیا

تعلق جو اس سے قبل کی موت کا ذکر فرما رہی ہیں۔ اختلاف اس موت میں ہے جو اگر ہوتی تو وہ دوسری موت ہوتی یعنی قبر کی موت۔ اسی کی تردید میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "واللہ لا یذیقک اللہ الموتتین" یعنی اللہ کی قسم اللہ آپ کو دو موتیں نہیں دے گا یہ کس قدر سینہ زوری اور مغالطہ دہی ہے کہ اختلافات دوسری موت میں ہے اور آیات پہلی موت کی پیش کی جاتی ہیں اور بغلیں بجائی جاتی ہیں کہ ہم نے قرآن سے ثبوت پیش کر دیا ہے۔ عوام کی جہالت سے نفع اٹھاتے ہوئے اپنے ساتھ ان کے عقیدہ کو بھی چوپٹ کر دیا اور دل ہی دل میں دعا کرتے ہیں ۔

اے خدائے بزرگ عقدہ کشا — رکھ سلامت جماعت جہلا
چشم عالم کو کور رہنے دے — میرے جلسوں میں زور رہنے دے
بند ہیں جن پر عقل کی راہیں — وہ بشر ہیں میری چراگاہیں

## الانتباہ

ایک دس ورقی بنام صدا دیکھنے میں آئی جو کہ راولپنڈی سے شائع ہوئی اور ایک مجہول الذات والصفات شخص کی طرف منسوب کی گئی۔ مجہول موصوف نے جس کتاب کے محاسبہ کی غرض سے یہ دس ورقی تحریر کی اس کتاب کی ایک عبارت کا بھی محاسبہ نہ کر سکے۔

جناب نامعلوم صاحب اگر ادائے حق کے محاسبہ کا خیال خام ہے۔ تو آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ آپ کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ ادائے حق میں علامہ نیلوی پر فقط تین اعتراض تھے۔

۱...... انبیاء علیہم السلام سے استہزاء۔ ۲...... توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

۳...... علماء امت کی بے ادبی۔

اور ان امور سے نیلوی صاحب کی کتاب بھرپور ہے اگر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی ان کا جواب دینا چاہو تو بھی نہیں ہو سکے گا۔ "ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ (البقرۃ: ۲۴) فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ (بنی اسرائیل: ۸۸) فاستحیوا من اللہ ورسولہ ولا تسبوا اصحابہ واولیاہ" کیا انبیاء کو زندہ در گور کہنا بے ادبی نہیں کیا صحابہ کو غیر عادل کہنا سوء ادبی نہیں کیا جمہور علماء کو زنبور کہنا گستاخی نہیں؟

شاید آپ کے ہاں یہ قابل صد نفریں عبارتیں گستاخیاں نہ ہوں مگر مسلمانوں کے ہاں ایسی عبارتیں یقیناً ایمان سوز ہیں اور پھر ان گستاخیوں کو ظاہر کرنا آپ کے نظریہ میں اتنا جرم تھا کہ سرگودھا سے پنڈی تک زلزلہ آ گیا۔

نیز حضرت محمد یٰسین کو یہ بھی بتانا ہوگا کہ نیلوی صاحب تو اپنی کتاب کے ص ۳۰۲ میں فرماتے ہیں۔ (جب صحابی کا عمل حجت نہیں تو جنگلی کے عمل کا کیا مقام ہے) اور آپ اپنی صدا کے آخر میں صدا لگا رہے ہیں (صحابہ معیار حق ہیں تنقید سے بالاتر ہیں) تو اب حق پر کون ہے اور باطل کون ہم کس کو جھوٹ کہیں اور کس کو سچ۔ قارئین کرام نصیحت قبول کرنا ان لوگوں کو نصیب نہیں مگر آپ کی ضیافت طبع کے لئے چند اشعار پیش کرتا ہوں۔

سنا ہے مماتی ہے شاداں وفرحاں — ہے اپنی صدا اور ندا پر وہ نازاں
نہیں اس پہ الزام کچھ بھی مگر ہاں — سمجھدار یہ کہہ کے ہوتا ہے حیراں

کہ یہ بات ہم کو ضروری بتانا
یہ مذہب ہے یا کھیل ہے مہر بانا
کہو تم صحابہ کو معیار جانو
اور اپنے گرد کی نہ یہ بات مانو
تو چیلے پلٹ آئے ہیں راہ پاکر
مگر بھولتا ہی گیا ان کا ٹھاکر
یہی نیلوی کو بتایا تو ہوتا
کہ وہ اپنا اسلام وایماں نہ کھوتا
ہے اقوال میں جب خلاف آشکارا
نہ تم نیلوی کے نہ وہ ہے تمہارا
کوئی نیلوی اور کوئی راولی ہے
کوئی پنڈوی اور بندیالوی ہے
یہ معجوں مرکب مجاذیب کا ہے
پلندہ ہی سارا اکاذیب کا ہے۔

نیز صدا میں یہ بھی رونا رویا گیا ہے (ہم لوگ حیران ہیں کہ آخر حضرت نیلوی صاحب پر اتنا غصہ کیوں نکالا گیا؟ آخر حضرت احمد سعید صاحب گکڑ ہٹہ پر اتنا واویلا کیوں کیا گیا)

جناب والا اس قدر تجاہل عارفانہ اچھا نہیں کیا آپ نے نیلوی صاحب کی نداء نہیں سنی اور آپ کو معلوم نہیں کہ صاحب نداء نے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور علماء امت واکابر دیوبند علیہم الغفر ان کی کس قدر توہین کی ہے اگر معلوم نہیں تو ایک دفعہ اداء حق کا مطالعہ فرمالیجئے تاکہ آپ کو وضاحت ہوجائے۔ کیا ان حضرات کی توہین آپ کے ہاں قابل مواخذہ نہیں یا نیلوی صاحب آپ کے عندیہ میں اس قدر رفیع الشان ہیں کہ وہ انبیاء پر بھی اگر چاہیں تو تنقید کرتے رہیں اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو نیلوی صاحب کی تردید ہر مسلمان پر واجب ہے۔

باقی رہے آپ کے مبلغ اعظم جو حقیقت میں مفتن اعظم ہیں یعنی گکڑ ہٹوی تو ان کے متعلق اپنے مرکز تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی سے جاری شدہ فتویٰ پیش خدمت ہے اس کو پڑھنے کے بعد فیصلہ خود فرمائیں۔

## راولپنڈی کا فتویٰ

• ۳۰رمارچ ۱۹۷۸ء باسمہ تعالیٰ بخدمت محترم حضرت شیخ القرآن صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، معروض ہوں کہ ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب بمقام گکڑ ہٹہ ضلع ملتان تقریریں کررہے ہیں اور اشاعت التوحید والسنہ کا مرکزی مبلغ ظاہر کرتے ہیں۔ مسئلہ حیات النبی ﷺ کو بہت کھینچ تان کر بیان کرتے ہیں۔ جس سے دیوبندی پارٹی میں بڑی نفرت اور کش مکش پیدا ہورہی ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں مسلک ان کا ٹھیک ہے اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ علماء جمہور اس عقیدہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے کہ آپ کے فتویٰ پر ایک کمیٹی کی لڑائی جھگڑا ختم ہوتا ہے آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالوں پر روشنی فرمائیں تاکہ ہماری پارٹی (کمیٹی) مضبوط رہے۔ ہم سارے دیوبندی ہیں اور جمعیت العلماء اسلام اور خدام اہلسنت سے تعلق رکھتے ہیں اور کئی آدمی اشاعت التوحید کی جماعت کے ہیں۔

سوال نمبر ۱: جو شخص کشف قبور سیکھے یا سکھلائے یا خود کرے اور اس سے جائز سمجھے وہ بالکل کافر ہے جیسا کہ مرازئی کافر ہیں۔

نمبر ۲: جو شخص نبی کریم ﷺ کو روضہ اطہر میں زندہ باشعور سمجھے یا یہ عقیدہ نبی کریم ﷺ روضہ اطہر پر حاضری کے وقت خود درود وسلام سنتے ہیں اس عقیدے والا بھی کافر ہے۔

نمبر ۳: جو شخص درود و سلام پڑھے بذریعہ فرشتے نہیں پہنچایا جاتا۔

لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے اور اخلاق کریمانہ سے امید کرتا ہوں کہ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔ جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے۔　　　بقلم خود محمد یوسف سلیم

چک ۱۱۷ شمالی، فی الحال چک ۱۴ پٹھانوالی بھلوال، ۳۰ر مارچ ۱۹۷۸ء

## الجواب واللہ الموفق للصواب

۱...... سادات دیوبند کشف قبور کے قائل ہیں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ و دیگر علماء دیوبند کی تصریح ان کی کتابوں میں موجود ہے اور ہم بھی اس کے قائل ہیں ہمیں اس کا انکار صحیح نہیں ہے اور قائل کو کافر کہنا تو بڑی جہالت ہے۔

۲...... روضہ اطہر پر حاضری کے وقت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام خود سنتے ہیں جمہور امت اس پر متفق ہے اور سادات دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ اس کا انکار بھی جہالت ہے اور قائل پر کفر کا فتویٰ جاہلانہ جسارت ہے۔

۳...... یہ بھی جہالت ہے علماء دیوبند کا یہ مسلک نہیں ہے ایسے شخص کی تقریر سننا سخت گناہ ہے اہل ایمان پر لازم ہے کہ اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور ایسی صحبت سے پرہیز کریں۔ ''ھذا واللہ تعالٰی اعلم بالصواب''

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔ راولپنڈی

۳ر جمادی الاوّل ۱۳۹۸ھ، مہر مدرسہ

اب تو ککڑوی جماعت کا یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ ہٹوی کو کیوں کوسا جا رہا ہے اب تمہارے مرکز نے اسے جاہل ثابت کر دیا اور اس کی تقریر سننا گناہ کبیرہ بتایا۔ اب ہم اتنا تو کہہ سکتے ہیں۔

## اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب سینہ کوبی کے بغیر آپ کے لئے کوئی چارہ نہیں کیونکہ آپ کا مرکز ایمان کی حفاظت کے لئے ککڑ ہٹوی سے پرہیز بتاتا ہے اور آپ کی مجالس میں وہ پہلا مدعو ہوتا ہے شاید کسی نے آپ کے حق میں کہا تھا۔

نہ باپ، بیٹا، نہ دوست، دشمن، نہ عاشق اور ہم صنم کسی کے
عجب طرح کی ملی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

نوٹ: راولپنڈی کے فتویٰ کی اصل محمد یوسف سلیم صاحب کے ہاں موجود ہے اور اس کی فوٹو کاپی میرے پاس ہے جو شخص تشفی کرنا چاہتا ہو دیکھ سکتا ہے۔

ناظرین! اس رسالہ کے بعد عنقریب ایک اور رسالہ ان شاء اللہ حاضر کروں گا۔ جس میں ان ککڑ ہٹویوں کی ہٹی کی پوری تلاشی ہوگی اور ان کے اپنے مرکز کے کچھ اور فتوے بھی ہوں گے۔ ''وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین''　　　احقر احمد سعید عفی عنہ، مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا، بانی بزم قاسمی سرگودھا

۱۰ر شوال ۱۴۰۱ھ/ ۱۱ر اگست ۱۹۸۱ء

# فہرست اسماء گرامی علماء کرام جو رسالہ میں مذکور ہوئے

| نمبر شمار | اسماء گرامی | نمبر شمار | اسماء گرامی |
|---|---|---|---|
| ۱ | الامام الاعظم ابوحنیفہ | ۲۱ | الامام الکبیر حافظ الدنیا ابن حجر العسقلانی |
| ۲ | الامام الحافظ ابن تیمیہ | ۲۲ | العلامہ محمد بن عبدالباقی المالکی |
| ۳ | العلامۃ الشیخ عبدالقادر المکی | ۲۳ | العلامۃ المفسر محمد بن احمد القرطبی |
| ۴ | امام العقائد الحسن بن عبدالمحسن | ۲۴ | العلامہ ابن رشد المالکی |
| ۵ | الامام العلام احمد بن محمد القسطلانی | ۲۵ | العلامہ ابن امیر الحاج المالکی |
| ۶ | عالم المدینۃ الشیخ علی بن عبداللہ السمہودی | ۲۶ | الامام العلام عبداللہ بن محمود الموصلی |
| ۷ | الشیخ ابن الہادی | ۲۷ | العلامہ ابن عابدین الشامی |
| ۸ | العلامہ جلال الدین السیوطی | ۲۸ | الشیخ الکبیر بدرالدین العینی |
| ۹ | الامام ابویعلی صاحب المسند | ۲۹ | الشیخ کمال الدین ابن ہمام الحنفی |
| ۱۰ | الامام البیہقی | ۳۰ | المولی خلیل احمد المہاجر المکی |
| ۱۱ | الامام الاصفہانی | ۳۱ | الشیخ الامام العلامۃ الشوکانی |
| ۱۲ | الامام الکبیر البخاری | ۳۲ | مولانا شرف الحق عظیم آبادی |
| ۱۳ | الاستاذ ابومنصور البغدادی | ۳۳ | علامہ میاں نذیر حسین دہلوی |
| ۱۴ | الامام الحافظ المنذری | ۳۴ | العلامہ السخاوی |
| ۱۵ | المحدث الکبیر الامام ابوداؤد | ۳۵ | محدث دوراں محمد عابد سندھی |
| ۱۶ | الحافظ الشہیر ابن ماجہ | ۳۶ | شیخ عبدالحق محدث دہلوی |
| ۱۷ | الامام الحافظ ابن حجر مکی | ۳۷ | علامہ ابن فورک |
| ۱۸ | الامام محیی الدین ابن العربی | ۳۸ | علامہ ابن تیمیہ |
| ۱۹ | حجۃ الاسلام الامام الغزالی | ۳۹ | مفتی عبدالرشید، تعلیم القرآن راولپنڈی |
| ۲۰ | العلامہ احمد بن عبدالرحمن المصری | | (رحمہم اللہ) |

حضرات یہ فہرست تو ان علماء کی ہے جن کا ذکر اس رسالہ میں آیا۔ حقیقت میں تمام علماء مذاہب اربعہ حیات انبیاء علیہم السلام پر متفق ہیں۔ اب آپ انصاف فرمائیں کہ جن احادیث کو یہ حضرات صحیح اور جید کہہ رہے ہیں اور کثیر التعداد فرما رہے ہیں جیسے کہ آپ نے گزشتہ اوراق میں دیکھا تو اب ہمارے ہم عصران احادیث کو ضعیف کہنے کا کیا حق رکھتے ہیں۔ جن علماء نے صحت احادیث معلوم کرنے کے قواعد مرتب کئے وہ بھول گئے تم نے حدیث کو ناقابل اعتبار ثابت کرلیا اور یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ ایک حدیث بھی حیات انبیاء کے متعلق نہیں ہے۔ علماء کرام اور خود ابن تیمیہ احادیث حیات انبیاء کو کثیر بلکہ تواتر کے الفاظ سے ذکر کر رہے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی

غرض یہ ہوتی ہے کہ عوام کو دھوکہ دینا چاہئے وہ تو یہ خیال کریں گے کہ اگر کوئی حدیث ہوتی تو مولوی نیلوی اور حضرت محمد یٰسین کیوں فرماتے کہ ایک حدیث پیش کرو اور عوام کو کیا معلوم کہ محدثین تو کثیر التعداد کہہ رہے ہیں۔ آپ کے سامنے محدثین، فقہاء، مفسرین، علماء مذاہب اربعہ کے حوالہ جات پیش ہو چکے ہیں۔ اب آپ کی مذہبی پسند پر موقوف ہے کہ زمانہ ماضی کے علماء کی تحقیق کو قبول کریں یا زمانہ حال۔ اتنا ملحوظ خاطر رہے کہ زمانہ حال فسادات کا زمانہ ہے اور آئندہ فسادات اور ہوں گے۔ زمانہ تو وہی اچھا ہے جوگزر چکا۔ علم ان کا، تحقیق ان کی، تقوی ان کا، مگر ہدایت اللہ کی طرف سے ہے کسی کے اختیار کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ہدایت عطاء فرمائے اور حدیث کا احترام عطاء فرمائے۔ آمین!

## التماس آخریں

میرے محترم حضرت محمد یٰسین صاحب اگر اب قلم اٹھانا ہو تو طریق تحریر میں آپ کو بتاؤں کہ فقط گالی گلوچ پر اکتفاء نہ کرنا۔ بلکہ جن علماء امت کے حوالہ جات اور حیات انبیاء کی تصریحات مذکور ہیں۔ ان کا جواب ضرور دینا۔ گالی سے جواب نہیں بنتا۔ سبیل تردید تو یہ ہے کہ ان کی عبارتوں کی تغلیط کی جائے جو حیات انبیاء ثابت کر رہی ہیں۔ باقی میرے اوپر ناراض ہونا بے وقوفی ہے میں تو فقط ناقل ہوں۔ ہاں میرا قصور یہ ضرور ہے کہ یہ مسئلہ عربی عبارتوں میں راز سربستہ تھا میں نے ان عبارات کا اردو ترجمہ کر کے عوام کے سامنے طشت بربام کر دیا تو اب عوام کو دھوکہ دینا ذرا آپ کے لئے دشوار ہو گیا ہے۔

بہر حال گالیوں کا چسکا آخر میں پورا کر لینا مگر اجماع امت کا جواب ضرور چاہئے جنہوں نے اجماع کر کے آپ کے سینہ میں نیزہ لگایا ہے۔ باقی آپ کا اور معاملہ تو یوں سمجھئے ۔

نیش عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش این است

اور یا ہم یہ تصور کریں گے۔

ازاں مار برپائے راعی زند بترسد کہ کوبد سرش رابسنگ

نیز اتنا واضح رہے کہ دشنام وہی فرقہائے باطلہ کا کام ہے دیکھئے۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو کتنی گالیاں دی ہیں۔ مگر جب کہ دل کی تسلی نہیں ہوئی تو پورے ایک ہزار مرتبہ لعنت کا تحریراً تکرار کیا اور فرقہ روافض کو تو آپ جانتے ہوں گے کہ صحابہ کرام ﷡ کے حق میں سب وشتم عبادت گردانتے ہیں۔ شاید آپ بھی علماء امت کو بدنام کر کے نام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ گالی دے کر اپنے دل ودماغ اور زبان وکلام کو گندہ کریں یا حق بیان کرنے والوں کے حق میں کلمہ خیر کہہ کر ان کا شکریہ ادا کریں ۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اگر آپ نے ان عبارات منقولہ میں غور فرمایا تو یقیناً آپ کو حق نظر آئے گا اللہ کرے کہ آپ بنظر انصاف غور فرمائیں۔

''قالوا کلامک ھندا وھی مصغیۃ''

''یشفیک، قلت صحیح ذاک لو کانا''

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ